REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۷　　POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. 3.　　شمارہ ۴۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-14-3516

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ　　یکم فتح ۱۳۶۷ ہش　　یکم دسمبر ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

— مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں!!

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستانوے واں مقدس جلسہ سالانہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس کی برکات و فیوض سے کماحقہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس خالصۃً دینی اور روحانی جلسہ کی عظمت و اہمیت سے متعلق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

● "تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا، اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو۔ کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت اور عدم موانع تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

● "اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

● "نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

● "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ، تودد تعارف، ترقی پذیر ہوتا رہیگا۔"

● "جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کی جائے گی۔"

● "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بارگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی۔"

اور

● "اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائیگا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائیگا۔"

(آسمانی فیصلہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
یکم فتح ۱۳۶۷ ہش

پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ

غیر ممالک بشمول پاکستان سے زائرین کی آمد متوقع

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق شمع احمدیت کے جاں نثار پروانے ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء تک قادیان پہنچ گئے تھے۔ اسی روز احمدیت کے دائمی مرکز میں وہ تاریخی اجتماع ہوا جس کے شرکاء کی تعداد صرف ۷۵ افراد پر مشتمل تھی۔ اس طرح الٰہی مشیت کے مطابق جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ جس کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس جلسہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ شدید ترین مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود تقریباً ایک صدی سے ہر سال بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔ قوموں کی قومیں اس جلسہ سالانہ میں داخل ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جب تک یہ جلسہ سالانہ قادیان میں ہوتا رہا۔ ہزاروں کی تعداد میں اس میں زائرین شامل ہوتے تھے۔ جب دارالہجرت ربوہ عالمگیر مرکز قرار پایا تو زائرین کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی رہی ؎

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
رہرو ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

قارئین "بدر" اس حقیقت سے اچھی طرح واقف و آگاہ ہیں کہ ۱۹۸۴ء کے بعد حکومتِ پاکستان نے آرڈیننس نمبر ۲۰ جاری کر کے جماعت احمدیہ کے انسانی حقوق غصب کر لئے۔ جلسہ سالانہ پر بھی پابندی لگادی جس کا اسے کوئی حق نہ تھا۔ اس ظلم و بربریت کا بالآخر یہ نتیجہ نکلا کہ دس جون ۱۹۸۸ء کو جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کے مطابق دنیا بھر کے مکذبین احمدیت کو کھلا کھلا مباہلہ کا چیلنج دے کر اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر دیا۔ جس میں ضیاء الحق صاحب خصوصی مخاطب تھے جو تمام آئمۃ المکذبین کے امام تھے۔

اس مباہلہ کے بعد احمدیت کی تائید میں اسلم قریشی کی اچانک بازیابی اور ضیاء الحق سربراہ پاکستان کی لاؤ لشکر سمیت ہلاکت جیسے نشانات ظاہر ہوئے اور اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ جن میں عقلمندوں کے لئے بڑا سبق ہے۔

البتہ مکذبین اور مکفرین علماء یہ سب کچھ دیکھ کر مبہوت و بدحواس ہو کر اس بزدل شخص کی طرح مباہلہ منظور کرنے سے بھاگ رہے ہیں۔ دورانِ جنگ جس کی پیشانی پر جب سر پر اگر تیر لگا تو وہ خون پونچھتا جاتا اور یہ کہہ کر بھاگ رہا تھا کہ خدا کرے کہ خواب ہی ہو۔! کیونکہ یہ لوگ مباہلہ کو فریقِ ثانی کی حیثیت سے قبول کرنے اور اخبارات میں شائع کرنے کی بجائے جنت الحمقاء میں بیٹھے میدانِ مباہلہ کا مطالبہ کر رہے ہیں ؎

ہمت کسی کو تھی کہ اٹھتا　　کس کا دل گردہ تھا نکلتا
کس کا پتہ تھا کہ اٹھ کر　　مردِ حق کے مقابل آئے۔

(کلام طاہر ایدہ اللہ تعالیٰ)

پس اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے نتیجہ میں یہ ایک عظیم الشان اور نمایاں فتح اس سال جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ جو اظہر من الشمس ہے۔

دوسری خوشخبری یہ ہے کہ کئی سال سے پنجاب کے ناساعد حالات کے پیشِ نظر بیرونی ممالک کے احمدی احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شریک نہیں ہو رہے تھے۔ امسال ہماری حکومت ہند نے جلسہ سالانہ میں بیرونی ممالک کے زائرین بشمول پاکستان کو شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے الحمد للہ۔ لہٰذا متعدد ممالک سے مہمانانِ کرام کی آمد متوقع ہے۔

تیسری خوشخبری یہ ہے کہ قادیان کی مقدس سرزمین میں جہاں سے الٰہی مشیت کے تحت جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا تھا۔ امسال جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کا یہ آخری جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ آئندہ جلسہ سالانہ دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ ہوگا۔ ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

بہر حال حضور انور کے خطباتِ جمعہ کی روشنی میں مباہلہ کی وجہ سے اور دوسری صدی میں داخل ہونے کے لئے جس ابتہال و تضرع عبادات میں والہانہ شغف، تبتل الی اللہ، انفرادی و اجتماعی دعاؤں اور اپنے اندر نمایاں نیک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے پورا کرنے کا ہمارا یہ جلسہ سالانہ بہترین ذریعہ ہے۔ ہم نہایت علمی اور روحانی ماحول میں چند روز گزار کر اپنے مولیٰ اور آقا کے اور زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ دعاؤں اور قبولیت کا یہ ایک وجد آفریں موقعہ ہوتا ہے ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کرام کو خوشخبریوں سے بھرپور اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں، خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے، اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔"

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

(عبد الحق فضل)

رائیگاں کب بھلا گئے آنسو

(ڈاکٹر مرزا طارق احمد۔ گلاسگو)

رائیگاں کب بھلا گئے آنسو　　عرش تک کو ہلا گئے آنسو
ہر زمانے میں بن کے سیلِ رواں　　نقشِ باطل مٹا گئے آنسو
نارِ نمرود، نارِ بو لہبی　　کب نہ کس کو مٹا گئے آنسو
پھر نہ کہلائے وہ خدا، جن کو　　ایک ٹھوکر لگا گئے آنسو
آگ شبنم بنی، بنی گلشن　　کیا سے کیا کیا بنا گئے آنسو
میں کہاں اور کہاں یہ خلد بریں　　کیا عجب اس کو بھا گئے آنسو
دیدہ ور آج ہیں، تھے کل نرگس　　کیا تھے ہم کیا بنا گئے آنسو
گو زبانوں پہ تھے کڑے پہرے　　داستانیں سنا گئے آنسو

لاکھ طارق حجاب مانع تھا،
سارے پردے اٹھا گئے آنسو!

— ٭ —

خلاصہ خطبہ جمعہ

تنزانیہ کی جماعت اور دنیا کی تمام جماعتوں کیلئے میری تین نصیحتیں ہیں

پہلی نصیحت یہ ہے کہ نماز کو قائم کریں دوسری نصیحت یہ ہے کہ تبلیغ کے کام کو بہت زیادہ آگے بڑھائیں

میری تیسری نصیحت یہ ہے کہ بد رسموں سے بچنے کی کوشش کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۸۸ء مسجد احمدیہ دارالسلام تنزانیہ

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے تنزانیہ آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دنیا میں جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت موجود ہے وہ میرا بھی وطن ہے۔ جو آپ کا وطن ہے۔ وہ میرا وطن ہے۔ ایک پہلو سے ہر ملک اسلام کا وطن ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کا فرمانروا بنا کر بھجوایا۔ اس طرح آپ ساری دنیا کے ہو گئے اسی طرح جہاں جہاں احمدیت موجود ہے۔ وہ سب دنیا کے سچے مسلمانوں کا وطن ہے۔ فرمایا:- مجھے یہاں آکر جو خوشی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور نیک دوست امری عبیدی مرحوم کا وطن ہے۔ جو اس ملک کے بڑے ہونہار فرزند تھے اور بڑی تیزی سے ترقی کر رہے تھے لیکن عمر نے وفا نہ کی مگر چھوٹی عمر میں اتنا نام پیدا کرنا ان کی ایک سعادت تھی۔ اس لئے یہاں آنا دل کی تسکین کا موجب ہے۔ لیکن غم کا بھی کہ اگر ان کی زندگی میں آنے کی توفیق ملتی تو زیادہ خوشی ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی اذان اُن کے ہونہار فرزند نے دی ہے۔ وہ عنقریب جامعہ سے فارغ ہو کر آنے والے ہیں اور امید ہے کہ وہ وہی نیک کام کریں گے جو ان کے والد نے کئے تھے۔

فرمایا: دوسرا پہلو خوشی کا یہ ہے کہ کل جب میں آپ کے ساتھ مجلس میں بیٹھا تو میں نے اندازہ لگایا کہ یہاں کی جماعت میں خصوصیت کے ساتھ اخلاص پایا جاتا ہے۔ دین کی محبت ہے اور دین کے امور میں تدبر کرتے ہیں۔ بہت دور دور سے، ۸۰۰، ۹۰۰ اور ہزار میل سے احباب تشریف لائے جبکہ اس ملک کا مواصلات کا نظام اور معاشی حالات ایسے ہیں کہ اتنے لمبے سفر کی استطاعت نہیں۔ اس کے باوجود اتنا لمبا تکلیف دہ سفر کرنا ممکن نہیں جب تک کہ جماعت سے محبت نہ ہو۔ ملک کا شاید ہی کوئی کونہ ہوگا جہاں سے دوست تشریف نہ لائے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ چند سال سے میں جائزہ لیتا رہا ہوں اور مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کی جماعت میں مسلسل بیداری کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ جماعت بڑھ رہی ہے گزشتہ کچھ عرصہ آپ غفلت کی اور نیند کی حالت میں رہے اور آرام کیا۔ جماعت میں سے اِلّا ماشاء اللہ چند بیعتیں آجایا کرتی تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ اگر اسی طرح سے کام جاری رہا تو انشاء اللہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کے لئے بہت سے منصوبوں کی ضرورت ہے کثرت کے ساتھ سکول و ہسپتال پھیلائے جائیں خواہ وہ چھوٹے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں انشاء اللہ تفصیلی منصوبے بنائے جائیں گے۔ جہاں جہاں جماعت میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ ان کا حق ہے کہ انہیں خصوصیت کے ساتھ اس سکیم میں شامل کیا جائے۔

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک شفاخانوں کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ذہن میں دو پروگرام ہیں۔ جہاں تک ایسے قابل ڈاکٹروں کا تعلق ہے جو بہتر تیری اپریشن کر سکتے ہیں۔ ہمارے ذرائع محدود ہیں اس لئے جب تک مزید لوگ آگے نہ آئیں ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ پس سکیم یہ ہے کہ اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں جو سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ہم ایسے نوجوانوں کو اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیں گے۔ اس طرح انہیں احمدی تیار ہو جائیں گے جو باہر جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور واپس آکر اپنے ملک کی خدمت کریں۔

حضور نے فرمایا کہ شفاخانوں کے سلسلہ میں دوسری سکیم یہ ہے کہ یہاں ہومیوپیتھک ڈسپنسریاں قائم کی جائیں اور چونکہ یہ علاج سستا ہے اس لئے ممکن ہے کہ ہم ہومیو طبیبوں کا جال پھیلا دیں۔ ہومیو علاج افریقہ کے ممالک میں معروف نہیں۔ افریقہ کی کوئی ایک بھی حکومت نہیں جو اس علاج کو تسلیم کرتی ہو۔ اس طرح بعض قانونی دقتیں ہو سکتی ہیں لیکن انشاء اللہ یہ بھی حل ہو جائیں گی۔

حضور نے فرمایا: ابھی ۳ دن پہلے میں یوگنڈا میں تھا۔ وہاں کے وزیر صحت و تعلیم سے میری بات ہوئی۔ انہیں پتہ نہ تھا کہ یہ علاج کیا ہے۔ جب انہیں سمجھایا تو انہوں نے نمایاں دلچسپی دکھائی۔ اس لئے امید ہے کہ یہاں بھی اس کے تسلیم کئے جانے کی صورت خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو جائے گی۔

فرمایا: میں نے یوگنڈا کی جماعت سے وعدہ کیا ہے کہ میں وہاں ایک ہومیو پیتھک اسکول کا اجراء کروں گا۔ اس لئے ایسے احمدی جو ہومیوپیتھک کی سند رکھتے ہوں اور ایک سال یا دو سال یا تین سال کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ ۳ سال کے لئے وقف زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ صرف

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

یوگنڈا میں ہی نہیں بلکہ تنزانیہ میں بھی ایک ہومیوپیتھک سکول کھولنے کا ارادہ ہے۔ تاکہ ایسے نوجوان جو بیکار ہیں وہ خدمت دین بھی کریں اور اپنی روزی بھی خود کمائیں۔ اور ملک کو اس کی ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ لوگوں کی اکثریت طبی امداد سے محروم ہے۔ اس سکیم میں انشاء اللہ بہت برکت ہوگی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے پروگرام ہیں جن سے آپ کو آہستہ آہستہ متعارف کرایا جائے گا۔ عالمگیر جماعت احمدیہ یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ اپنے افریقین بھائیوں کی مدد کرے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں مَیں مجلس عاملہ سے تفصیلی گفتگو کروں گا اور امید ہے کہ جماعت یہاں انشاء اللہ ایک اہم کردار ادا کرنے والی ہے

حضور نے فرمایا: تنزانیہ کی جماعت اور دنیا کی تمام جماعتوں کے لئے میری تین نصیحتیں ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ انہیں توجہ سے سنیں گے اور ان پر عمل کا وعدہ اور اقرار کریں گے۔ پہلی نصیحت یہ ہے کہ نماز کو قائم کریں گے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہاں نماز کا معیار اچھا ہے اور نماز کی طرف توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف نماز پڑھنے کی ہی نہیں بلکہ نماز قائم کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قیام ایک ٹھوس چیز کو کہتے ہیں۔ جو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔ نماز کے لوازمات اور اس کی بنیادوں کو درست کرنا ضروری ہے۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں صرف معلم کا ہی انتظام نہ کریں بلکہ جو ان میں نماز کو جانتا ہو۔ اور متقی ہو وہ اپنے اپنے ہاں نماز کے درس قائم کرے اور نئی پود کو نماز کا ترجمہ سکھایا جائے۔ نماز کے مسائل سکھائے جائیں اور ان میں عورتوں کو بھی ضرور شامل کیا جائے۔ فرمایا نماز باجماعت کی اہمیت، اس کے لوازمات اور متعلقہ مسائل یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کی تفصیل جاننی چاہیئے۔ اوّلیت معلمین کو ہے اگر معلم نہ ہوں تو پھر ایسے شخص کو جو نماز جانتا ہے اس کام پر لگایا جا سکتا ہے۔ فرمایا اگر آپ کی عورتیں اور بچیاں نماز کو قائم کرنے والی بن جائیں تو آپ کی آئندہ سینکڑوں سال کی نسلیں سنور جائیں گی کیونکہ عورتوں کے ذریعہ ہی اولاد کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے۔

فرمایا دوسری نصیحت یہ ہے کہ تبلیغ کے کام کو بہت زیادہ آگے بڑھائیں۔ ہر احمدی کوشش کرے کہ اللہ کے فضل سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے۔ اس سلسلہ میں جن کو علم نہیں وہ گھبراتے ہیں کہ ہم کیا کریں گے۔ فرمایا تبلیغ کے لئے علم کی ضرورت نہیں اگر آپ دعا کے ساتھ لوگوں کو خدا کی طرف بلانا شروع کر دیں تو آپ کی بات میں قوت پیدا ہوگی۔ تبلیغ کرنے والا اگر خدا سے دعا کرنے والا ہو توکل کرنے والا ہو تو یہ دعوت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ جہاں تک علم کی کمی کا تعلق ہے اس کو کسی حد تک کیسٹس کے ذریعہ پورا کیا جا سکتا ہے۔ کچھ تبلیغی کیسٹس کینیا میں تیار ہوئی ہیں کچھ آپ یہاں اپنے حالات کے مطابق تیار کر سکتے ہیں۔ مرکز سلسلہ سے تربیت یافتہ مبلغین کی کافی تعداد یہاں پر موجود ہے، بعض تنزانین بھی اس قابل ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی تبلیغی کیسٹس تیار کر سکیں، وہ ان میں زیادہ دلائل کی بجائے ایک دو سادہ دلیلیں اختیار کرلیں۔ ایسے کیسٹس کو اگر ملک میں عام کر دیا جائے تو بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میری تیسری نصیحت یہ ہے کہ بد رسوم سے بچنے کی کوشش کریں۔ فرمایا جب کوئی مذہبی جماعت ترقی کرتی ہے تو بعض خطرات بھی ہوتے ہیں۔ بعض رسومات ایسی ہوتی ہیں کہ جو آہستہ آہستہ جماعت میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور بعض عادتیں ایسی ہیں جو جلدی ختم نہیں ہوتیں۔ انتظامیہ جائزہ لے کہ کون کونسی ایسی غیر اسلامی رسمیں ہیں کہ جن کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ اس طرح سب احمدی احباب خود بھی ایسی بد رسوم سے پرہیز کریں اور اس بات کو اپنا شعار بنائیں کہ نیک باتوں کی نصیحت کریں گے اور بری باتوں سے پرہیز کریں گے۔

فرمایا کہا جاتا ہے کہ مختلف ملکوں کی مٹی میں بھی مختلف تاثیر ہوتی ہے۔ جو انسانوں کے اخلاق پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض ملکوں کی مٹی میں فرمانبرداری پائی جاتی ہے۔ بعض میں بے وفائی اور غداری زیادہ پائی جاتی ہے۔

فرمایا: میں نے جہاں تک مشاہدہ کیا ہے آپ کے ملک میں وفا کا مادہ پایا جاتا ہے۔ افریقہ کے کئی لوگ یہاں سے باہر گئے مگر کسی نے مڑ کر نہیں دیکھا کہ اس ملک کے ساتھ وفا کرتے اور اس کے احسان کا بدلہ دیتے سوائے تنزانیہ کے۔ وہ ایشیائی لوگ جو یہاں کاروبار کرتے تھے، جب کسی اور جگہ چلے گئے، ایک سے زائد بار مجھے ذاتی طور پر ایسا مشاہدہ اور تجربہ ہوا کہ ان کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہمیں اپنے سابقہ وطن سے اتنی محبت ہے کہ ہم اس کی بہبود کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں رقوم وغیرہ بھی میرے سامنے پیش کیں۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ اس مٹی میں وفا کا مادہ پایا جاتا ہے۔ فرمایا: جب آپ اپنے ملک کے ساتھ وفادار ہیں تو اپنے خدا کے ساتھ بھی وفا کریں اور اس کے دین کو پھیلانے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خطبہ کے دوران مکرم یوسف عثمان کامبالایا صاحب مبلغ تنزانیہ مقامی زبان میں حضور کے خطبہ کا رواں ترجمہ کرتے رہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۳ ستمبر ۱۹۸۸ء)

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں

ضروری اعلان برائے لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کو صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں اجتماع کے موقعہ پر سرکلر نمبر ۱ بھجوایا گیا تھا۔

۱۔ لجنات ۲۲ مارچ تا ۲۰ دسمبر کے پروگرام تاریخوں کے ساتھ معین تیار کر کے بھجوائیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اسی سرکلر میں بچیوں کے پروگرام سے بھی آپ کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کے جو بھی معین پروگرام آپ کی لجنہ کی طرف سے بنے پروگرام کی تفصیل تاریخوں کے ساتھ معین درج ہو۔ مثلاً ناصرات الاحمدیہ کو حضور انور کا پیغام کس تاریخ کو تقریب منعقد کر کے سنایا جائے گا۔ بچیوں کے لئے سلسلہ وار تقریروں کا پروگرام معین تاریخوں کے ساتھ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ تاکہ صدر صد سالہ جوبلی کے توسط سے حضور انور کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

۱۔ ۲۷ اکتوبر کے "بدر" صفحہ ۱۲ کے کالم نمبر ۲ میں چاند گرہن کی تاریخیں ۱۴، ۱۵، ۱۶ سہواً لکھی گئی ہیں۔ صحیح تاریخیں چاند گرہن کے لئے ۱۳، ۱۴، ۱۵ رمضان ہیں احباب کرام تصحیح فرمالیں۔ یہ سہو اخبار جنگ لندن میں بھی ہوا ہے جہاں سے یہ عبارت ماخوذ ہے۔

۲۔ "بدر" کے اسی شمارہ میں صفحہ ۲ کی نظم کے پہلے مصرع میں پڑ کو "بٹ" پڑھا جائے اور براجیس کو براجیں شکریہ

ادارہ اس سہو کتابت پر معذرت خواہ ہے۔ (ایڈیٹر)

"بدر" کی توسیع اشاعت آپ کا فریضہ ہے (منیجر بدر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (کے) بابرکت دورہ کینیا اور یوگنڈا کی رپورٹ

۲۹ر اگست کو صبح ۱۰ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیشنل میوزیم نیروبی دیکھنے تشریف لے گئے۔ اس کے ساتھ ملحقہ SNAKE پارک بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ ۱ ½ بجے نماز ظہر وعصر کے بعد مشن ہاؤس نیروبی میں احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ INTER CONTINENTAL HOTEL نیروبی تشریف لے گئے جہاں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں آنریبل جرمیا ایم۔ نیاگا۔ ایم پی و منسٹر آف ENVIRONMENT & NATURAL RESOURCES ہائی کورٹ کے ججز، ممتاز وکلاء، دانشور، ڈاکٹرز اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔ ڈنر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ جو ڈاکٹر محمد شمیم صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب ملک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور MINISTER OF ENVIRONMENT & NATURAL RESOURCES جناب جرمیا۔ ایم۔ نیاگا کا تعارف کروایا بعد ازاں حضور انور نے حاضرین کے ایک پُر معز خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے افریقہ کے حالات کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنے اور افریقن عوام کی خدمت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے بتایا کہ دنیا کا مستقبل افریقہ میں ہے۔ افریقن قوم کو خدا تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں شائع شدہ کیکویو زبان میں ترجمہ قرآن KIKUYU کیا اور اس کا ایک نسخہ آنریبل نیاگا کو بھی پیش کیا۔ حضور کے خطاب کے بعد MINISTER OF ENVIRONMENT & NATURAL RESOURCES مسٹر نیاگا نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے حضور کے خطاب کو سراہا۔ اور کہا کہ آپ کا کینیا کا دورہ بہت بروقت ہے۔ اور ہمارے لئے باعث برکت ہے انہوں نے حضور کے ارشادات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کی آواز ہے جو آپ نے ہمیں پہنچائی ہے انہوں نے کیکویو زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت کو بہت سراہا اور بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ۳۰ر اگست کو صبح ساڑھے آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیروبی سے کسوموں کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کریچو کے مقام پر قافلہ کچھ دیر کے لئے رکا جہاں چائے REFRESHMENT کا انتظام کیا گیا تھا۔ کریچو ایک خوبصورت جگہ ہے اس علاقہ میں بکثرت چائے کے باغات ہیں۔ تقریباً ۲ بجے قافلہ SUNSET HOTEL پہنچا۔ یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افراد قافلہ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا ساڑھے چار بجے مسجد احمدیہ کسوموں میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور تمام حاضر افراد سے فرداً فرداً تفصیلی تعارف حاصل کیا اور ان کے حالات کا جائزہ لیا یہ مجلس شام تک جاری رہی نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ہوٹل میں تشریف لائے جہاں سوا آٹھ بجے ایک استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریب میں ڈویژنل پولیس آفیسر، ڈسٹرکٹ کمشنر، سینئر اسسٹنٹ کمشنر پولیس، پرنسپل ٹیچرز کالج، کو آپریٹ چرچ لیڈر اور ہندو، سکھ و مسلم نمائندگان نے شرکت کی۔ کل حاضری ۱۰۱ تھی ڈنر کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت وترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب کینیا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کروایا اور پھر حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ اس علاقہ میں جماعت بڑی اچھی طرح جانی پہچانی ہو گی۔ لیکن اس بات سے بہت تعجب ہوا کہ احمدیت کے بارہ میں یہاں معمولی تعارف بھی نہیں ہے۔ جبکہ یہاں بہت پہلے احمدیت کا پودا لگ چکا تھا۔ مختصر سے خطاب کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ چند اہم سوالات یہ تھے جماعت احمدیہ میں داخلہ کی کیا شرائط ہیں۔ جماعت تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے کیا ذرائع اختیار کر رہی ہے۔ جب دیگر مذاہب بھی خدائے واحد کی طرف بلاتے ہیں تو پھر مختلف مذاہب کی تعلیمات میں فرق کیوں ہے۔ عام مسلمانوں اور احمدی مسلمانوں میں کیا فرق ہے اسلام میں چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی سزا رکھی گئی ہے جو نرمی اور رحمدلی کے خلاف ہے اور یہ کہ اس علاقہ میں ترقی کے لئے مستقبل میں آپ کے کیا پروگرام ہیں۔ حضور نے ان تمام سوالات کے نہایت تفصیلی جوابات ارشاد فرمائے۔

۳۱ر اگست کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کسوموں سے رشیانڈا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روانہ ہوئے۔ اس جگہ جماعت نے حال ہی میں ایک نئی مسجد تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کے لئے ایک دوست نے اپنی زمین پیش کی اور کینیا کے ہی ایک مخلص اور مخیر احمدی دوست نے مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اس مسجد میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے اور غالباً ایسٹ افریقہ میں کسی گاؤں میں تعمیر ہونے والی مساجد میں سے یہ پہلی مسجد ہے جسے سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے۔ یہاں سب سے پہلے حضور نے مسجد میں دو نفل ادا فرمائے۔ تقریباً ۶۰۰ مرد وزن احمدی احباب نے حضور کی اقتداء میں باجماعت یہ نوافل ادا کیئے۔ اس کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم معلم قاسم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج کی ایک استقبالیہ نظم سواحیلی میں پڑھ کر سنائی گئی بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور بتایا کہ مساجد خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عام طور پر مساجد کو دیکھ کر لوگوں کے دل میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ اتنی خوبصورت مسجد کس نے بنائی ہے۔ اور پھر مسجد کی خوبصورتی، ڈیزائن، قالین اور میناروں وغیرہ کی طرف دھیان جاتا ہے اور جو بات لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ مساجد کی تعمیر صرف خدا کے لئے ہوتی ہے۔ فرمایا: جب آپ کے علاقہ میں کوئی شخص گھر تعمیر کرتا ہے تو آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں جائیں اور اس سے تعلق بنائیں۔ بعض اوقات یہ گھر امیروں کے ہوتے ہیں جن میں ہر شخص کا داخلہ ممکن نہیں۔ جہاں صرف امیر لوگ جاتے ہیں یا ان کے قریبی دوست اور اعزہ وغیرہ ہی جا سکتے ہیں لیکن مسجد خدا کا گھر ہے جہاں ہر شخص بلا تکلف جا سکتا ہے۔

فرمایا: ایک عام آدمی کے گھر میں جانے کی آپ کو فکر ہوتی ہے کیا کبھی خدا کے گھر میں بھی جانے کی کبھی آپ کو فکر ہوئی ہے؟

حضور نے فرمایا کہ مسجدوں میں جانے والے کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن ان کے دل مسجد میں نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کا مسجد میں جانا ان کے گناہوں کی بخشش کا موجب نہیں بنتا۔

فرمایا مسجد میں جانے کا مقصد اس بلڈنگ سے تعلق قائم کرنا نہیں بلکہ خدا

تعالیٰ سے عبادت کا تعلق قائم کرنا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔

فرمایا: بعض ایسے بھی ہیں جو کسی مصیبت، یا تکلیف کے وقت ہی مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔ فرمایا: مسجد میں اس لئے جائیں کہ خدا کی محبت آپ کے دل میں پیدا ہو۔ جب آپ صرف اس مقصد کے تحت مسجد جائیں گے تو خدا تعالیٰ اپنی مدد خود بخود آپ تک پہنچا دے گا۔ حضور نے دعا کی اور اس امید کا اظہار فرمایا کہ یہ مسجد انشاء اللہ ہر لحاظ سے برکتوں کا موجب ہوگی۔ حضور نے اس مسجد کی تعمیر کا خرچ برداشت کرنے والے احمدی دوست کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔ حضور نے اس خوشی کے موقعہ پر اس علاقہ کے ۳۰۰ احمدی بچوں اور بچیوں میں تقسیم کے لئے ۲۵ ہزار شلنگ اور اسی طرح غیر از جماعت بچوں میں مٹھائی وغیرہ کی تقسیم کے لئے مزید مبلغ ۵ ہزار شلنگ مقامی مبلغ مکرم محمود احمد صاحب منیب کو عطا فرمائے۔ حضور نے اس علاقہ میں ایک ہومیوپیتھک ڈسپنسری کے کھولنے کا بھی اعلان فرمایا اور فرمایا کہ یہ ڈسپنسری صرف احمدیوں کے لئے نہیں ہوگی بلکہ اس سے گاؤں کے ہر شخص کو علاج کی سہولت حاصل ہوگی۔

خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد حضور نے مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس اور مدرسہ احمدیہ کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو جن کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی چائے پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر علاقہ کے چیفس اور پولیس افسران بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور عورتوں کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں بچوں کی تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک جگہ عورتوں کے لئے مخصوص تربیتی کلاسیں لگائی جائیں جہاں وہ دینی مسائل سیکھیں تا وہ دوسری عورتوں اور بچوں کی تربیت کر سکیں۔ مستیانڈا میں ۱۸ مردوں عورتوں اور بچوں نے اجتماعی بیعت کی جس میں تمام حاضر احمدی احباب بھی شامل ہو گئے۔ اس کے بعد کسوموں کے رستہ نیروبی کے لئے قافلہ واپس روانہ ہوا۔ کچھ دیر کے لئے قافلہ نکورو بھی رکا۔ شام تقریباً ۷½ بجے قافلہ بخیریت نیروبی پہنچ گیا۔ نماز مغرب و عشاء حضور ایدہ اللہ نے مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔

یکم ستمبر کو صبح تقریباً ۷ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیشنل پارک نیروبی تشریف لے گئے ۱۰½ بجے ہلٹن ہوٹل میں پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی جس میں K.N.A، Standard، Daily Nation اور parents magazine کے نمائندے شامل ہوئے۔ پریس کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔ اس قبرستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ بھی مدفون ہیں۔ حضور نے تمام قبروں کی زیارت کی اور پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر سب مرحومین کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ یہاں سے حضور ایدہ اللہ وہ مکان دیکھنے تشریف لے گئے جہاں حضور انور کے ماموں مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کی رہائش ہوا کرتی تھی۔ حضور مکان کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اس کے بعد مسجد احمدیہ نیروبی میں تشریف لائے جہاں مجلس عاملہ کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا۔

۴½ بجے حضور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد احمدیہ نیروبی تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو نماز مغرب تک جاری رہا۔ اس موقعہ پر ایک غیر مسلم خاتون MRS PYNTHIA سلوادو سے بھی ملاقات کی۔ یہ جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب THROUGH OPEN DOORS میں احمدیت پر بھی ایک مقالہ لکھا ہے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مسجد میں ۱۳ افراد نے بیعت کی ان میں ۹ مرد اور ۴ عورتیں شامل ہیں۔ یہ سب کیکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سب بیعتیں ایک داعی الی اللہ کی مساعی کے نتیجہ میں ہوئیں جو خود کیکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور نے اس موقعہ پر خاص طور پر اس نوجوان داعی الی اللہ کو شرف معانقہ بخشا یاد رہے کہ حال ہی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کیکویو زبان میں قرآن پاک کا مکمل ترجمہ شائع ہوا ہے۔

اجتماعی بیعت و دُعا کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس شروع ہوا جو رات دیر تک جاری رہا۔ حضور انور نے مجلس عاملہ میں بعض نئے افراد کی نامزدگی فرمائی اور مختلف شعبہ جات کے کام اور ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائیں۔

۲ ستمبر کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔ شام ۴½ بجے حضور نے لجنہ کے اجلاس میں شرکت کی اور ان سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں اطفال کو شرف ملاقات بخشا۔ ۶½ بجے مجلس عاملہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا ۸ بجے تک جاری رہا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور نے جماعت کے ساتھ ڈنر میں شرکت فرمائی۔

۳ ستمبر کو صبح ۹ بجے حضور ایدہ اللہ یوگنڈا کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت بیگم صاحبہ نے نیروبی میں ہی قیام فرمایا۔ تقریباً ۱۰½ بجے ایئر کینیا کے ذریعہ جومو کینیاٹا ایئرپورٹ نیروبی سے روانہ ہو کر ۱۱½ بجے اینٹیبے ایئرپورٹ یوگنڈا پہنچے۔ ایئرپورٹ پر کثیر تعداد میں احمدی احباب مرد و زن حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ ایک طرف چھوٹی بچیاں نہایت خوش الحانی سے کلمہ طیبہ اور درود شریف کورس کی شکل میں گا کر پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے تمام مردوں اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور بعد ازاں حضور SPEKE HOTEL کمپالا پہنچے۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو ESCORT کیا۔ یہ پولیس ESCORT یوگنڈا کے سارے سفر میں ہمراہ رہی۔ تقریباً ۴ بجکر ۴۵ منٹ پر مسجد احمدیہ یوگنڈا میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احمدیہ بشیر ہائی سکول کا معائنہ فرمایا۔ اور مکرم منیر احمد صاحب منیب پرنسپل احمدیہ بشیر ہائی سکول کو مختلف ہدایات ارشاد فرمائیں۔ بعد ازاں حضور نے بشیر ہائی سکول کے گراؤنڈ میں سکول کے اساتذہ، طلباء اور دیگر احباب سے خطاب فرمایا: حضور کے خطاب کا رواں ترجمہ مکرم رجب موانجے صاحب نے کیا۔ اس موقعہ پر بھی چند احمدی بچیوں نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک گیت گا کر Welcome Come کیا۔ بعد ازاں مکرم ملک اکبری صاحب نے سواحیلی میں ایک نظم پیش کی۔ امیر صاحب کے مختصر تعارفی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق بخشی لیکن ایک بات جس کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔ یہ ہے کہ یوگنڈا کو اس کے اپنے ہی لوگوں نے لوٹا اور نقصان پہنچایا ہے۔ فرمایا کہ یوگنڈا کی ترقی میں جو بات حائل ہے وہ اخلاقی انحطاط ہے۔ اس لئے اخلاقی قدروں کو زندہ کریں، (باقی صفحہ ۱۱ پر)

"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے!"
(ملفوظات جلد پنجم)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۸ رابندر سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 270441
گرام: "GLOBEXPORT"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے

مدتِ مباہلہ کی تعیین!

حضور انور نے ایک دوست کے استفسار پر فرمایا :-

"آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت ڈالے۔ اور بہترین مستقبل عطا فرمائے۔ آپ نے خط میں مباہلہ سے متعلق نہایت اہم سوال اٹھائے ہیں۔ مباہلہ میں جو ایک سال کی مدت مقرر ہے، بظاہر تو وہ مباہلہ قبول کرنے کے بعد سے ہی شروع ہونی چاہیئے۔ لیکن ہر انسان کی ایک طبعی عمر ہے۔ اگر مباہلہ لامتناہی ہو جائے اور دوسری طرف مخالفین کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ ہو تو کسی ایک شخص کے ہر سال مباہلہ قبول کرنے سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خدا کسی کو لافانی زندگی دیدے۔ اس لئے ان معنوں میں تو مباہلہ کو سمجھنا ایک بچگانہ خیال ہے۔ میں نے تو ائمۃ المکفرین کو مخاطب کیا ہے، یعنی وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں بڑھ گئے ہیں اور باز نہیں آرہے۔ ان کے لئے یہ مباہلہ

تاریخِ تشہیر سے ایک سال تک کھڑا رہے گا۔

سوائے اس کے کہ میری طرف سے اس چیلنج کی تجدید کی جائے۔ اس کے بعد کیا ہوگا، یہ میں نہیں جانتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مباہلہ کے آغاز سے ایک سال تک نشان ظاہر ہو جائیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سال کے اندر اندر جو مباہلہ قبول کرے

اس کے قبول کرنے سے اس کا سال شروع ہو۔ لیکن یہ واضح ہے کہ پہلا سال آغازِ مباہلہ سے آخر سال تک غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

مباہلہ کے لئے آمنے سامنے ہونے کے متعلق آپ کی دلیل مضبوط ہے۔ آیتِ مباہلہ میں کہیں آمنے سامنے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ وہاں تو ابناء، نساء اور انفس کو بلانے کا ذکر ہے۔ یعنی تم اپنے لوگوں کو بلاؤ۔ ہم اپنے لوگوں کو بلاتے ہیں۔ اس لئے یہ ترجمہ غلط ہے کہ فریقین آمنے سامنے آئیں۔ جو علماء یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے قبول کر لیا ہے اور پھر ساتھ ہی آمنے سامنے آنے کا بہانہ کر کے بات ٹال لیتے ہیں، اُن کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر مباہلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ان کے یہ اعلانات ان کی طرف سے قبولیتِ مباہلہ کے مترادف نہ سمجھے جائیں۔ اور ان کو شک کا فائدہ حاصل ہو جائے۔ لیکن میرا یہ ایمان ہے اور میں اس بات کو خطبہ میں خوب کھول چکا ہوں کہ جو علماء مباہلہ سے شرارت کی راہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور عمداً فرار اختیار کرنے کے باوجود دنیا کو یہ تأثر دے رہے ہیں کہ انہوں نے تو مباہلہ قبول کر لیا ہے مگر احمدی اس سے بھاگ رہے ہیں۔ تو پھر انشاء اللہ، خدا تعالیٰ ان میں سے اگر سب کو نہیں تو چوٹی کے شریروں کو ضرور پکڑے گا۔ تاکہ وہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بنیں۔ اس لئے آپ دعا کرتے رہیں اور ہر شر سے استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی تائید میں نو بہ نو تائیدی نشانات ظاہر فرمائے اور ہمیشہ اسے دین کو تازہ اور زندہ کرے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

ایک واقعہ ــــ ایک درخواست

مکرم ملک منور احمد صاحب جہلمی کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ، خاکسار کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں :-

"جناب کے والد بزرگوار حضرت مولانا ابو العطاء صاحب خالدِ احمدیت کا ایک احسان اور نیک نمونہ میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ وقتاً فوقتاً احباب جماعت میں اس کا ذکر بھی کرتا رہتا ہوں کہ آپ واقعی عالم باعمل تھے اور خدا تعالیٰ کی دکھی مخلوق کے ساتھ آپ کا سلوک بہت ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا آپ کے آگے بھی اس کا تذکرہ کر دیتا ہوں۔

اکتوبر ۱۹۵۵ء کی بات ہے جب میں ۳ بجے شام دفتر سے چھٹی کر کے مسجد محمود کے پاس اپنے مکان کو جا رہا تھا کہ تحریک جدید کے کوارٹرز کے پاس میں بیٹھا تھا کہ حضرت مولانا صاحب احمد نگر سے سائیکل کے پیچھے کچھ کتب باندھے اپنے کوارٹر واقع تحریک جدید داخل ہونے لگے تو مجھ پر نظر پڑ گئی۔ مجھ سے دریافت فرمایا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو تو میں نے عرض کی کہ چلتے چلتے میری ران میں درد اٹھ پڑا ہے حتیٰ کہ ذرا سا چلنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو، میں یہ کتب گھر چھوڑ آؤں پھر میں گھر پہنچا آتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے گھر سے واپس آ کر مجھے سائیکل کی اگلی جانب ڈنڈے پر بٹھا لیا اور خود ساتھ ساتھ پیدل چلتے گئے۔ راستہ میں جو بھی ملتا بنظر استعجاب پوچھتا کہ مولانا صاحب کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو جواباً فرماتے کہ ان بھائی صاحب کو تکلیف ہے چل نہیں سکتے۔ ان کو ان کے مکان پر چھوڑنے جا رہا ہوں۔ جس پر ہر پوچھنے والے کا چہرہ بتلا رہا تھا کہ حضرت مولانا صاحب کے اس نیک کام کی وجہ سے دوست متاثر ہو رہے ہیں۔ آج اس بات کو تیس سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے مگر یہ نقشہ آج بھی میرے دماغ میں گھوم رہا ہے اور اپنے محسن کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔"

قارئین بدر سے ایک تو یہ التماس ہے کہ حضرت اباجان مرحوم و مغفور کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز قارئین کرام سے یہ بھی درخواست ہے کہ اس واقعہ کو پڑھ کر اگر آپ کے ذہن میں بھی حضرت اباجان کی سیرت کا کوئی واقعہ یا واقعات ابھریں تو از راہِ کرم انہیں احاطۂ تحریر میں لا کر خاکسار کو لندن مسجد کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ حضرت اباجان مرحوم و مغفور کی سیرت و سوانح پر کوئی کتاب ابھی تک شائع نہیں ہو سکی۔ اگرچہ ایک عرصہ سے اس کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ سر پر ایک قرض ہے جس کا ہمیشہ احساس رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ بہت جلد اس کی توفیق ملے۔ احباب جماعت سے قلمی تعاون اور دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

عطاء المجیب راشد
امام مسجد فضل ۔ لندن

پتہ درج ذیل ہے :-

The LONDON Mosque
16 GRESSEN HALL ROAD
LONDON - SW18 5QL
(U.K)

بقیہ صفحہ ۸

اور آخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۳ جولائی ۱۹۴۳ء کو شادی سے ساڑھے آٹھ سال بعد لڑکی عطا فرمائی۔ اس کی ولادت کی اطلاع جب میں نے حضور کو دی اور نام تجویز کرنے کی درخواست کی تو حضور نے "کنیز احمد" نام تجویز کر کے تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ فضلوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اس نے گویا ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کا دروازہ کھول دیا۔ (مرسلہ محترمہ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بیگم ... اڑیسہ)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا

مخیر اور دردمند احمدی گھرانے یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں

صدسالہ جشن تشکر کے تاریخی موقع کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد

(مکرم و محترم مولوی منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اپنے قیام کی صدسالہ جوبلی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حضور تحدیث نعمت کے طور پر بعض تجاویز (تحفے) پیش کر رہی ہے۔

الٰہی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے حضور پر خدا کے حضور قولی، حالی اور عملی شکر بجالاتی ہیں۔ اس طرح وہ مزید خدا کے افضال کی مورد بنتی ہیں کہ اس حی و قیوم کا وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم شکر بجالاؤ گے تو میں تم پر مزید اپنے فضل نازل کروں گا۔

ان فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جوبلی کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ مخیر اور دردمند گھرانے یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

قرآن مجید کی سورۃ دہر میں ابرار کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ یتیموں، مسکینوں اور اسیران کو ہماری محبت کے حصول کے لئے کھلاتے ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں یتامیٰ کی خبر گیری کی تلقین اور یتامیٰ کو دھتکارنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احادیث کے عظیم مؤلف ہیں، اپنی کتاب "ادب المفرد" کے آغاز میں ہی یتامیٰ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اہم ارشادات لائے ہیں۔

ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے سے ملحقہ دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا۔

"جس طرح یہ دو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں اسی طرح جنت میں یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں اکٹھے ہوں گے۔"

پھر جنت کے حصول کا یہ ایک ذریعہ ہم کیوں اختیار نہ کریں؟ ایک حدیث وہ یہ لائے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ایک یتیم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کھانے کے وقت موجود نہ تھا۔ آپ کھانا کھا چکے۔ وہ آیا تو اسی وقت اس کے لئے شہد اور ستو منگوائے اور فرمایا آپ گھاٹے میں نہیں رہے۔

مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ جو اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثواب کے بارہ میں دریافت فرماتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔

"مسلمانوں کے گھرانوں میں سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم پرورش پا رہا ہو اور اس سے حسن سلوک ہو رہا ہو"

ایک حدیث یہ بیان کی گئی ہے کہ:۔

"یتیم کے لئے شفیق باپ کی مانند ہو جاؤ اور یاد رکھو۔ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ دولت کے بعد فقر پھر آ سکتا ہے اور دن کے بعد تاریک رات بھی۔ یعنی دن بدلتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آج داد و دہش کرنے والے کو کل ہاتھ پھیلانا پڑ جائے"

اس بارہ میں حضرت حسنؓ کا عمل یہ پیش کیا ہے کہ صبح ہوتی تو وہ آواز دیتے:۔

"گھر والو! اپنے یتیموں کا خیال رکھو، یتیموں کا۔ گھر والو! مسکینوں کا خیال کرو، مسکینوں کا۔ گھر والو! پڑوسیوں کو نظر انداز نہ کرنا۔"

حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، صدق و وفا کا تقاضا ہے کہ ہم یتامیٰ کی کفالت میں بھی ایک دوسرے سے مسابقت اختیار کریں۔ خدا کے محبوب ذُرِّ یتیم تھے اس لئے آپؐ کی محبت اور یاد کو اس ذریعہ سے بھی قائم رکھا جا سکتا ہے کہ مخیر، دردمند اور صاحب اخلاص احمدی، خدا کی محبت کے حصول اور رضاء کے لئے اس تاریخی موقع پر یتامیٰ کے لئے اپنے دلوں کے دریچے اور گھروں کے دروازے کھول دیں۔

نوٹ از سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

قبل ازیں اس بابرکت تحریک کے بارہ میں بذریعہ سرکلر اور اعلان بدر احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ ابھی صرف چند جماعتوں کی طرف سے جواب موصول ہوئے ہیں دیگر جماعتوں اور عہدیداران سے خصوصی توجہ کی درخواست ہے۔

احباب یاد رکھیں کہ یتامیٰ کی کفالت سے مراد ان کی پرورش، تعلیم و تربیت اور لڑکی ہو تو اس کی شادی بیاہ وغیرہ سب امور کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے جو فیملی اس کار خیر میں حصہ لینے کی خواہشمند ہے، میاں بیوی دونوں مل کر فیصلہ کریں اور درخواست میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس فیصلہ میں اہل خانہ کی رضامندی حاصل کر لی گئی ہے۔

عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس مضمون کو جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں سنا کر ممنون فرمائیں۔

آداب دعا اور قبولیت دعا کا نشان!

محترم مولانا غلام نبی صاحب مرحوم ایڈیٹر "الفضل" کا ایک خط

۲۱ دسمبر ۱۹۱۶ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح پڑھا جس کا حضورؓ نے خود ہی انتظام فرمایا تھا۔ اس کے بعد کئی سال تک اولاد نہ ہوئی اور نہ ہی کبھی میں نے اس کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس خیال سے کہ حضور کو معلوم ہی ہے۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۲ء میں حضورؓ کا ایک مکتوب اخبار میں اشاعت کے لئے ملا۔ جس میں درخواست دعا نہ کرنے کے متعلق چند باتیں درج تھیں مثلاً یہ کہ (۱) انسان کو دعا پر مخفی طور پر یقین نہیں ہوتا۔ وہ خود تو بعض دفعہ دعا کر لیتا ہے مگر دوسرے سے کہتے ہوئے رکتا ہے۔

(۲) کبھی انسان دوسرے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اس لئے رکتا ہے کہ اس کے دل میں مخفی تکبر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح میری ہتک ہو جائے گی گو ظاہر میں محسوس نہ ہو مگر مخفی تکبر ضرور ہوتا ہے۔

(۳) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان جس شخص سے دعا کرانا چاہتا ہے اس کے متعلق شیطان اسے دھوکہ دیتا ہے کہ میرے پاس اس سے دعا کرانے کا ذریعہ نہیں ہے۔ میں ایسا مقبول نہیں ہوں کہ میرے لئے کوئی دعا کرے یا یہ کہ میں اس کے وقت کو کیوں ضائع کروں۔ میری تو معمولی ضروریات ہیں اور اس کا وقت قیمتی ہے۔ ایسے وساوس سے بھی انسان محروم رہ جاتا ہے۔ (۴) ایک اور باعث بھی ہوتا ہے اور اس میں انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ شامت اعمال کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ اس کو فوائد سے محروم رکھنا چاہتا ہے تو وہ اسی ذریعہ سے اس شخص کی توجہ کو پھیر دیتا ہے جس سے وہ اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر پہلے بیان کردہ امور میں سے کوئی وجہ نہیں تو آخری ضروری ہے۔

یہ خط جو ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء کے الفضل میں شائع کیا گیا، پڑھتے ہی مجھے خیال آیا کہ ان شقوں میں سے کسی نہ کسی کے نیچے میں ضرور آتا ہوں۔ اور اسی وقت میں نے اولاد کے لئے درخواست دعا لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بالکل غیر معمولی طور پر ایسی علامات ظہور پذیر ہونے لگیں جن کے صادق ہونے کا یقین نہ آتا تھا

(باقی صفحہ کالم ۳-۲ پر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے مبارک دورۂ یوگینڈا و تنزانیہ کی ایمان افروز روداد!

مبیکو میں سکول کے معائنہ کے بعد حضور جنجبہ پہنچے یہاں پر حضور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مذہبی لیڈر لوگوں کو اپنی جماعت کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا مذہب ہی اصل مذہب ہے اس لئے باقی مذاہب کو چھوڑ کر میرے مذہب کی طرف آؤ۔ یہ طریق کار عام انسانوں کو پریشان کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ تو ممکن نہیں کہ سارے ہی غلط ہوں چنانچہ اس کے لئے یہ فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے کہ کس کا انتخاب کرے۔ اس طرز عمل کا دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام میں ایک دوری اور منافرت پیدا ہوتی ہے اور خدا کے نام پر آپس میں ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے اس کا حل یہ ہے کہ مذہبی لیڈر اپنے مذہب کی تبلیغ دو طریق پر کریں۔ جن کا قرآن پاک کی اس آیت میں ذکر ہے۔

کنتم خیر اُمۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنھون عن المنکر۔

مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم سب سے بہترین اُمت ہو کیونکہ تم لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔ ہر آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مختلف ہوتا ہے لیکن یہ تعلق عام انسانوں سے مخفی ہوتا ہے۔ کسی کے بارہ میں یہ بتانا کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے یا نہیں بالکل ناممکن ہے۔ لیکن ایسے لوگ جو مخلوق خدا سے ہمدردی رکھتے اور اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو GODLY MEN کہا جاتا ہے۔ ایسا مذہب جو مخلوق خدا کے درمیان تفریق کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم نے تمام انسانوں کی بلا امتیاز مذہب و ملت قوم و ملک خدمت کرنی ہے۔ ایسے لوگ جو اس مقصد کو لے کر کھڑے ہوتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ درحقیقت مذہب کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ فرمایا اس مشورہ کے مستحق سب سے زیادہ یوگینڈا کے لوگ ہیں۔ آپ JEWELS OF AFRICA تھے۔ آپ نے اسے پاش پاش کر دیا ہے۔ اتحاد پارہ پارہ ہو گیا ہے کوئی امن نہیں اور اس کا باعث آپ کے ملک کے اپنے لوگ ہیں۔

اب اس صورتحال کو ختم کریں۔ اللہ نے آپ کو بہت سی استعدادیں دی ہیں۔ اپنے بھائیوں سے محبت کرنا سیکھیں، دوسروں کی جائیداد کو اپنے لئے حرام سمجھیں کسی کو اس کے حق سے محروم نہ کریں، اپنے ملک کی خدمت پر لگ جائیں اور ملک و قوم کی خدمت کو اپنا مقصد بنا لیں۔ حضور نے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ دوسروں سے بڑھ کر خدمت کے میدان میں آگے آئیں اور اپنی خدمات پیش کرنے میں کوئی امتیاز نہ کریں۔ اس کا اللہ تعالیٰ آپ کو نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اجر عظیم عطا کرے گا۔

حضور نے احباب جماعت کو چندوں کی ادائیگی اور مالی قربانی میں حصہ لینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ساڑھے پانچ بجے کریسنڈ گرین ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر جناب FRED MUKISA اور اس علاقہ کے پولیس انسپکٹر اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر نے اپنی تقریر میں حضور کو خوش آمدید کہا اور علاقہ کی تعلیمی وطبی ضروریات و مسائل کا ذکر کیا اور اس سلسلہ میں تعاون و مدد کی درخواست کی۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں ان امور میں ہر ممکن مدد دینے کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ چند اہم سوالات یہ تھے کہ احمدی مسلمانوں کا دیگر مسلمانوں سے کیا فرق ہے۔ حضور نے اس سوال کا نہایت تفصیل سے جواب دیا اور فرمایا کہ تمام فرقوں کے ایک دوسرے سے اختلافات ہیں۔ بعض اختلافات بنیادی اور شدید نوعیت کے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ تمام مذاہب میں ایک موعود کا انتظار ہے اور اس کے ظہور کے لئے جو نشانات بتائے گئے ہیں وہ ایک جیسے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اس زمانہ کا وہ موعود مذاہب عالم ظاہر ہو چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی پھر خاتم النبیین کے مفہوم اور اسلام میں عورتوں کے مقام سے متعلق سوالات کے جواب بھی ارشاد فرمائے۔ حضور کے جوابات کا رواں ترجمہ مقامی زبان میں مکرم محمد علی صاحب کائرے مبلغ سلسلہ نے نہایت عمدگی سے کیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مسجد احمدیہ جنجبہ میں مجلس عرفان شروع ہوئی جو رات دیر تک جاری رہی۔ ۵ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح آٹھ بجے جنجبہ سے مساکا کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پونے بارہ بجے حضور مساکا پہنچے، مسجد و مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور مسجد کے احاطہ میں ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی ڈاکٹر صاحب مرحوم نے یہ زمین مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے وقف کی تھی۔ یہاں بھی حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ نماز ظہر مسجد احمدیہ مساکا میں ادا کی گئی۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ کسی شخص کو مذہب سے محبت کافی نہیں جب تک کہ وہ خدا کی مخلوق سے محبت نہ کرے۔ فرمایا ایک غریب آدمی پوچھتا ہے کہ ہمارے جسموں کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں تو مذہبی آدمی جواب دیتا ہے کہ جسم تو فنا ہو جائے گا ہم آپ کی روح کے لئے متفکر ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر مذہبی لیڈر اس دنیا میں آپ کے لئے فکرمند نہیں ہیں تو وہ آخرت میں آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ حضور نے یوگینڈا کی اقتصادی بدحالی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دکھ کی بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے خود اپنے ہاتھوں سے یہ مصیبتیں اٹھائی ہیں اور کئی سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ فرمایا ہماری جماعت آپ کی خدمت کے لئے تیار ہے لیکن آپ کا تعاون ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یوگنڈن کیریکٹر نہایت دوستانہ اور مخلصانہ ہے۔ میں آپ کی مدد کا عزم کر چکا ہوں۔ قریباً سوا دو بجے حضور جو ہیرہ پہنچے تو سکول کے بچوں نے نہایت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں گیت گا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور کافی دیر تک بچوں میں کھڑے رہے۔ حضور نے یہاں پر تعمیر شدہ احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کو ہسپتال کو معیاری اور بہتر بنانے کے سلسلہ میں کئی ایک ہدایات فرمائیں۔ حضور نے یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے بنیادی اینٹ پر دعا بھی کی۔ یہاں ۵۰۰ سے زائد احباب مرد و زن جمع تھے، حضور نے حاضرین سے ایک نہایت تفصیلی اور موثر خطاب فرمایا۔ حاضرین میں دو بشپ علاقہ کے پولیس انسپکٹر اور دیگر سرکردہ احباب شریک تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یوگینڈا آکر میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ یہاں کے لوگ سادہ، نیک طبیعت اور ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے باوجود ایک اجنبی ہونے کے مجھے خندہ پیشانی سے ریسیو کیا ہے۔ حضور نے لوگوں کو نصیحت کی کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ صلح و آشتی سے رہیں۔ ان کے اموال و جان اور عزت کی حفاظت کرنا سیکھیں۔ اس سلسلہ میں خصوصیت سے جھوٹ اور چوری سے اجتناب کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اپنے خطاب میں احمدیت کا نہایت تفصیلی تعارف کروایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی صداقت پر آسان فہم اور نہایت مضبوط دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ نماز عصر کے بعد کمپالا کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں KYANJALE کے مقام پر جماعت کے ایک اسکول کا بھی معائنہ فرمایا جسے مخالفین نے جلا دیا تھا۔ اس اسکول کی عمارت کو

ٹھیک کرنے اور اسکول کی ضروریات پوری کرنے کے متعلق اخراجات کا اندازہ اور پلان بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر تمام حاضرین کے ساتھ اجتماعی دُعا بھی کروائی اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کی گئی۔ شام کو قافلہ بخیر و عافیت کمپالا پہنچا۔

۱۷ ستمبر کو صبح سوا نو بجے مجلس عاملہ یوگینڈا کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران اور مبلغین کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ یہ اجلاس سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پرائم منسٹر صاحب یوگینڈا سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

دوپہر کے کھانے پر منسٹر آف انفرمیشن نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ اور دیر تک مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا عصر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مکرم شعیب نصیر صاحب امیر یوگینڈا کے ہاں چائے پر تشریف لے گئے۔ شام چھ بجے شیراٹن ہوٹل کمپالا میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے ممتاز افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر حضور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کریں۔ خدا کی محبت کا جہاں تک سوال ہے، کسی کے دل کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اسے چھپاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا سے محبت کرتا ہے اس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس کو پہچانتے ہیں یا نہیں۔ مزید برآں وہ یہ سوچتا ہے کہ اس محبت کا اظہار کہیں دکھاوا نہ بن جائے۔

فرمایا: خدا سے محبت تو مخفی ہو سکتی ہے لیکن اگر آپ انسانیت سے محبت کرتے ہیں تو اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایسے مذہب جو انسانی ہمدردی نہیں رکھتے اور انسان کی خدمت نہیں کرتے' ان کی سچائی مشکوک ہے۔

حضور نے فرمایا: مذہب آج کی دُنیا میں امن قائم کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا: میں اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں کہ یوگینڈن بالعموم نیک طبیعت خوش اخلاق اور ملنسار ہیں لیکن بد قسمتی سے وہ دو بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ ۱- جھوٹ ۲- چوری اور ڈاکہ۔

حضور نے فرمایا: آپ یہ عزم کریں کہ ہم تلافی مافات کریں گے اور ملک کی خوشحالی اور امن کے لئے کام کریں گے۔ فرمایا: جماعت احمدیہ آپ کی خدمت کا عہد کر چکی ہے۔ میری آواز پر ساری دُنیا کے احمدی آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ میں اس بارہ میں تحریک کر چکا ہوں اور لوگ میری آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔

استقبالیہ تقریب کے بعد یوگینڈا ٹیلی ویژن نے حضور ایدہ اللہ کا ایک خصوصی انٹرویو GUEST OF THE WEEK پروگرام کے لئے لیا۔ حضور نے انٹرویو کرنے والے دوست کے استفسار پر اپنا ذاتی تعارف کرانے کے بعد احمدیہ مشن کے قیام کا مقصد بتلایا اور فرمایا کہ احمدیہ مشن کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ تمام دُنیا کو خدائے واحد کی تعلیم دے اور اس کی طرف بلائے۔

فرمایا: یہ کام ایک مامور من اللہ کے ذریعہ ہونا تھا جس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ حضور نے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ میرا تعلق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے۔ جب سے میں یوگینڈا میں آیا ہوں اپنے آپ کو یوگنڈن سمجھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم یوگینڈا کی خدمت کا تہیہ کر چکے ہیں۔ ہم ان کی ہر ممکن خدمت کریں گے اگر ہم خدا کی مخلوق کی خدمت نہیں کر سکتے تو خدا کی محبت کے دعویدار کیسے ہو سکتے ہیں۔ بطور مذہبی لیڈر میرا یہ فرض ہے کہ میں لوگوں کی جسمانی اور روحانی ضروریات کا خیال رکھوں۔ اس بارہ میں تعلیمی طبی اور اقتصادی پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ انٹرویو تقریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔

۱۷ ستمبر کو حضور انور یوگینڈا سے کینیا کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں ایک روز قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار السلام تنزانیہ پہنچے۔ قبل ازیں ۱۷ ستمبر کو وی آئی پی لاؤنج انٹیبے ائیر پورٹ یوگینڈا پر یوگینڈا کے وزیر تعلیم وزیر صحت اور منسٹر آف سٹیٹ کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی نیز پریس کے نمائندہ نے حضور انور سے بعض سوالات دریافت کئے۔ اور یوگینڈا کے لوگوں کے لئے حضور کا پیغام حاصل کیا۔

۱۸ ستمبر کو نیروبی سے تنزانیہ کو روانگی سے قبل ائیر پورٹ پر کینیا نیوز ایجنسی کینیا ٹیلی ویژن اور ڈیلی نیشن کے نمائندگان نے حضور ایدہ اللہ سے پریس انٹرویو لیا۔

۱۸ ستمبر کو دو بجکر دس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تنزانیہ میں ورود فرما ہوئے۔ جہاں دار السلام کے میئر جناب کنڈورا یونڈو صاحب اور اپیل کورٹ کے جج جناب عبد اللہ مصطفیٰ صاحب اور امیر صاحب جماعت احمدیہ تنزانیہ و دیگر احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ وی آئی پی لاؤنج میں ایک مختصر سی پریس کانفرنس بھی ہوئی جس میں چھ مختلف نمائندگان نے شرکت کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ حضور انور کی تنزانیہ آمد اور پریس کانفرنس کی خبر بی بی سی اور جرمن ریڈیو کے سواحیلی پروگرام سے نشر ہوئی ائیر پورٹ پر کثیر تعداد میں احباب جماعت سرزمین حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔

احباب نے پرجوش نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے وہاں پر موجود قریباً ایک ہزار احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور ایدہ اللہ کا قیام کلمنجارو ہوٹل دار السلام میں تھا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور احباب جماعت میں تشریف فرما ہوئے اور احباب کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد بھی سوال و جواب کا یہ دلچسپ سلسلہ رات قریباً نو بجے تک جاری رہا۔

۱۹ ستمبر کو خطبہ و نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار السلام یونیورسٹی میں تشریف لے گئے جہاں پہلے DEAN OF FACULTY OF SOCIAL SCIENCES سے ملاقات کی اور اس FACULTY کے تحت یونیورسٹی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور کے خطاب کا موضوع تھا ISLAMIC CONCEPTION OF SOCIAL LIFE IN THE ORIGIN OF AHMADIYYAT حضور انور کا یہ علمی' عام فہم اور معرکہ آرا خطاب قریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً دو صد تھی۔ شام کو مسجد احمدیہ دار السلام میں مجلس عرفان ہوئی جس میں احباب جماعت نے حضور انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔ نبی کو خدا تعالیٰ چنتا ہے۔ کیا خلیفہ کا انتخاب بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا آدم سب سے پہلے انسان تھے یا ان سے پہلے بھی لوگ موجود تھے۔ کیا امام مہدی علیہ السلام کے بعد بھی کوئی امام آسکتا ہے۔ کیا سود پر قرضہ لینا جائز ہے۔ وغیرہ مقامی احباب کی سہولت کے لئے انگریزی میں ہونے والے سوال و جواب کا ترجمہ ساتھ ساتھ سواحیلی میں کیا جاتا رہا۔

۲۰ ستمبر کو صبح دس بجے دار السلام کے ریجنل کمشنر مسٹر IDDI LUNDI (زلیونڈی) نے حضور اقدس سے کلمنجارو ہوٹل میں ملاقات کی۔ بعد ازاں اسی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضور نے دورہ افریقہ کی غرض و غایت' افریقہ کے حالات کا تجزیہ اور افریقہ کے حالات کے مشاہدہ پر مبنی اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ آج دُنیا کے امن کے لئے سب سے ضروری بات نیکی و تقویٰ اور MORALITY ہے۔ بڑے بڑے ممالک اپنے ذاتی فائدہ کے لئے چھوٹے ممالک کی پرواہ نہیں کرتے۔ دوسروں کے حقوق اور عدل و انصاف کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ افریقہ میں بھی اخلاقی اقدار بڑی تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا: جب تک اخلاقی قدریں قائم نہ کی جائیں گی اس وقت تک حقیقی امن کے قیام میں کامیابی ممکن نہیں۔ نماز عصر کے بعد بعض ... FAMILY کو حضور نے شرف ملاقات بخشا اور بعد ازاں لجنہ سے خطاب فرمایا اور نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان منعقد ہوئی جو رات

ساڑھے آٹھ بجے حضور نے ایک عشائیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس عشائیہ میں تنزانیہ کے منسٹر آف انرجی MINISTER OF ENERGY جناب نور قاسم صاحب، مختلف ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، کمشنر آف لیبر اور کئی معززین اور سرکردہ افراد نے شرکت کی اس موقع پر حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ افریقہ کے لئے جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ اپنی IDENTITY کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ آج افریقہ کے ہر ملک میں ایک چھوٹا افریقہ تراشا جا رہا ہے اور ملک کے تمام ذرائع، اس کی اقتصادیات، غیر ملکی امداد اور صنعتی ترقی کے تمام یہ سب کچھ اس کے ایک چھوٹے سے طبقہ کے مغربی طرز کا معیار زندگی قائم رکھنے پر خرچ ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں اپنے لوگوں کی خدمت اور ان کی دلچسپی اور بہبودی کا جذبہ ہونا چاہیئے۔ فرمایا میرا مشورہ یہ ہے کہ بیرونی ایجنڈا یا چیز کو اپنے اندر داخل نہ ہونے دیں اور پورے شوق اور نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اپنے لوگوں کی خدمت میں لگ جائیں اور POLARIZATION کو ختم کریں۔

فرمایا: تمام افریقن ممالک ٹھیک ہی ڈائریکشن میں چلنا شروع کر دیں تو یہ بہت بڑی طاقت ہو سکتی ہے حضور کے خطاب کے بعد جناب نور قاسم صاحب منسٹر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

اعلان نکاح و درخواست دعا

جماعت احمدیہ مدراس کے سیکرٹری تعلیم محترم محمد احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ البشریٰ شیرین کا نکاح مکرم ڈاکٹر جی اے رشید صاحب کے صاحبزادہ مکرم خالد مجیبی صاحب کے ساتھ/۱۰۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ اس کا اعلان خاکسار نے مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو کیا۔ مقامی گرلز کالج کے آڈیٹوریم میں منعقدہ اس تقریب میں خطبہ نکاح پڑھتے ہوئے خاکسار نے اسلامی شادی کے فلسفہ کے بارہ میں تفصیل سے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ سینکڑوں مرد و زن نے شرکت کی تھی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

اس خوشی میں مکرم محمد احمد صاحب نے اعانت بدر میں/۲۵ اور شکرانہ فنڈ میں/۲۵ روپے دیئے ہیں جزاہم اللہ۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بھابی مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اور میرے بڑے بھائی وسیم احمد سعودی عرب جا رہے ہیں۔ بھائی کی صحت و سلامتی اور بھابی کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اُن کے بیٹے کی صحت و سلامتی اور قرۃ العین بننے اور والدین کی صحت و سلامتی اور بچیوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ نعیم احمد شریف متعلم مدرسہ احمدیہ

مکرم حمید اللہ خاں صاحب افغانی ابراہیم آباد سہارنپور سے بذریعہ خط اپنے بیٹے عزیز امان اللہ انور خان کی صحت و سلامتی امتحان میں نمایاں کامیابی اور بہتر مستقبل کے لئے نیز اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ قاری نواب احمد گنگوہی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیا بقیہ صفحہ ۶

باہمی اتحاد پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات، اموال اور عزت کا احترام کریں۔ اور اپنی تمام طاقتیں ملک کی ترقی کے لئے خرچ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ طلباء کو سچائی اور دیانتداری کے بارہ میں خصوصیت سے تلقین کی جائے۔ حضور نے سکول کی عمارت کی توسیع، سائنس لیبارٹری، ویڈیو روم اور لائبریری کے قیام نیز سکول میں ٹیکنیکل تعلیم کی سہولت مہیا کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس غرض کے لئے جس قدر بھی اخراجات کی یا سٹاف کی ضرورت ہوگی ہم مہیا کریں گے حضور نے اس سکول کو ایک معیاری سکول بنانے اور جدید طریقہ ہائے تعلیم سے آراستہ کرنے کا اعلان فرمایا۔

قریباً سوا گھنٹہ تک حضور نے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ کچھ دیر کے لئے حضور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور ان سے گفتگو فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان کا آغاز ہوا۔ جس میں احباب نے حضور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ رات قریباً دس بجے تک جاری رہا۔

۷ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ کپالا سے سنجہ کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں کپالا سے قریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر سیاٹا کے مقام پر جماعت کے ایک پرائمری سکول کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے اس جگہ مشنری ٹریننگ کالج قائم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں امیر صاحب کو تفصیلی پلان بنا کر بھجوانے کے لئے تاکید فرمائی۔ قریباً ساڑھے دس بجے حضور مسبکو پہنچے۔ یہ جماعت ۱۹۸۱ء میں قائم ہوئی اور الحاج مصطفیٰ زید صاحب نے ۱۹۸۲ء میں ڈھائی ایکڑ زمین جماعت کو تحفۃً دی۔ اور اب اس جگہ ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ جو احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ تعمیر کی ہے۔ اس مسجد میں ایک سکول بھی جاری ہے جب حضور اس جماعت میں پہنچے تو تمام احباب نے پر جوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔

اور سکول کے بچوں نے گیت گا کر حضور کو اھلاً و سھلاً اور خوش آمدید کہا۔ حضور نے اس جگہ احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت اگرچہ یوگنڈا میں دیگر کئی ممالک کی نسبت دیر سے پہنچی ہے لیکن بفضل خدا اس کی قبولیت کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا۔ جس طرح آپ نے احمدیت کی آواز پر لبیک کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کی ضروریات کی فکر کرے۔ حضور نے فرمایا: آپ کی اصلاح و ترقی اور گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ مامور زمانہ کو تسلیم کیا جائے جو آپ نے کر لیا ہے۔ اب لقیہ یوگنڈا کے لئے آپ ایک مثالی جماعت بنیں۔ یوگنڈا کی نجات اور اس کے مسائل کا حل احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے میں ہے۔ جسے آج مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ حضور نے اس سکول کو APPROVE کرنے اور اس جگہ ایک ڈسپنسری کے قیام کا بھی اعلان فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس علاقہ میں گھریلو صنعتوں کے قیام کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ حضور نے اس سکول کے طلباء کے لئے مبلغ دو لاکھ اسی ہزار شلنگ تحفۃً عنایت فرمائے۔ یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنجہ پہنچے۔

درخواست دعا

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نیپال سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں کے غیر احمدی علماء اور بعض بریلوی خیالات کے انڈین غیر احمدی احباب خاکسار کے ساتھ مباہلہ تقسیم کرنے کی وجہ سے سخت دشمنی پر اتر آئے ہیں۔ اور نئے احمدی احباب اور زیر تبلیغ افراد کو میرے اور جماعت کے خلاف غلط باتیں بتا کر جماعت سے بدظن کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خلاف پولیس میں رپورٹ کرنے کے لئے دھمکی بھی دی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ادارہ)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجہ ذیل جماعتوں کی جانب سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے انعقاد کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن میں تلاوت، قرآن کریم اور نعت کے علاوہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت، سوانح اور اخلاق فاضلہ پہ مقررین نے روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو بے شمار انوار و برکات سے نوازے آمین بغرض ریکارڈ و دعا جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں — (ایڈیٹر)

۱۔ لجنہ اماء اللہ بھدرواہ ۲۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ ۳۔ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی ۴۔ جماعت احمدیہ مونگھیر ۵۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور ۶۔ لجنہ اماء اللہ کیرنگ ۷۔ لجنہ اماء اللہ ہبلی ۸۔ جماعت احمدیہ ہبلی ۹۔ لجنہ اماء اللہ ظہیرآباد ۱۰۔ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور ۱۱۔ بیرگنج (نیپال) ۱۲۔ لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز ۱۳۔ لجنہ اماء اللہ بھدرک ۱۴۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ ۱۵۔ جماعت احمدیہ بنگلور ۱۶۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور ۱۷۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ ۱۸۔ جماعت احمدیہ بھدرک ۱۹۔ جماعت احمدیہ کانپور ۲۰۔ جماعت احمدیہ کیرا (بنگال) ۲۱۔ جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) ۲۲۔ جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار) ۲۳۔ جماعت احمدیہ موتی باری ۲۴۔ جماعت احمدیہ دہلی ۲۵۔ جماعت احمدیہ پتہ پیرم (کیرلہ) ۲۶۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرلہ) ۲۷۔ جماعت احمدیہ برلشہ (بنگال) ۲۸۔ جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک) ۲۹۔ جماعت احمدیہ سکندرآباد ۳۰۔ جماعت احمدیہ کنانور (کیرلہ) ۳۱۔ جماعت احمدیہ کیرنگ ملی (اڑیسہ) ۳۲۔ جماعت احمدیہ کنڈاٹی (کیرلہ) ۳۳۔ لجنہ اماء اللہ ساگر ۳۴۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد ۳۵۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد ۳۶۔ لجنہ اماء اللہ مرکلک ۳۷۔ لجنہ اماء اللہ النور۔

ہفتہ تحریک جدید

ہفتہ تحریک جدید مختلف جماعتوں میں منایا گیا جس میں مطالبات تحریک جدید کے سلسلہ میں جلسے کئے گئے۔ اور عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے جو غیر معمولی کامیابیاں سلسلہ کو حاصل ہو رہی ہیں ان کی وضاحت ان اجلاسات میں کی گئی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام بغرض دعا اور ریکارڈ درج ذیل ہیں — (ایڈیٹر)

۱۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ ۲۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور ۳۔ لجنہ اماء اللہ ساگر ۴۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ ۵۔ لجنہ اماء اللہ مدراس ۶۔ جماعت احمدیہ سملیہ رانچی

اعلانات دعا

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبد اللطیف صاحب مرحوم والدہ عبد المنان صاحب کینیڈا سے تحریر فرماتی ہیں اخبار بدر ہمارا بہت پیارا محبوب اخبار ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ ہمیں اسے پڑھ کر بے حد سکون ہوتا ہے اگلے شمارہ کے آنے کا انتظار رہتا ہے۔ آپ لکھتی ہیں کہ:

[۱]

میرے بیٹے عزیزم ظہیر احمد قریشی کا نکاح ثریا سمیع صاحبہ بنت چوہدری عبد السمیع صاحب مرحوم ابن چوہدری عبد الرحیم صاحب مرحوم کے ساتھ پاکستان میں مکرم مولانا محمد اشرف ناصر مبلغ احمدیہ ہال نے مورخہ ۲۴ ستمبر کو دس ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا احباب جماعت بزرگان جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان مسیح پاک اور دیار مسیح کے درویشان قادیان کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے نہایت مبارک فرمائے۔ آمین۔ لڑکی کینیڈا آنے پر رخصتانہ ہوگا۔ چوہدری عبد السمیع صاحب مرحوم نہایت نیک دین کے عاشق تھے اسی طرح انکی اہلیہ بھی بہت ہی نہایت دیندار خوش اخلاق تھیں دونوں اپنے بچوں کو پیارے ہوگئے ہیں اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں جو کہ سب جوان اور غیر شادی شدہ

ذیلی تنظیموں کے مقامی اجتماعات کی رپورٹیں

ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی رپورٹیں جماعتوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں جن میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ دلچسپ روحانی پروگرام بھی عمل میں آئے اللہ تعالیٰ ان اجتماعات میں شرکت کرنے والے افراد کو اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ بغرض دعا و ریکارڈ جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب جماعتوں کو بے شمار روحانی جسمانی برکات سے نوازے آمین

(ایڈیٹر)

۱۔ لجنہ اماء اللہ اڑکھ پٹنہ ۲۔ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور ۳۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز ۴۔ لجنہ اماء اللہ کانپور ۵۔ لجنہ اماء اللہ بالسرہ (کلکتہ) ۶۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان۔ ۷۔ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی (بہار) ۸۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ یادگیر ۹۔ لجنہ اماء اللہ بھدرک ۱۰۔ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی ۱۱۔ سملیہ رانچی تبلیغی جلسہ ۱۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ خانپور ملکی ۱۳۔ یوم امہات شیموگہ ۱۴۔ یوم ناصرات شیموگہ ۱۵۔ یوم امہات جمشید پور ۱۶۔ یوم تبلیغ جماعت احمدیہ اٹارسی ۱۷۔ تبلیغی جلسہ جماعت احمدیہ بھاگلپور ۱۸۔ لجنہ اماء اللہ ہبلی۔

علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ قادیان۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ اور لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے پوری شان اور عظمت کے ساتھ ہفتہ قرآن مجید بھی منایا۔

اظہار تشکر کے جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کے مکذبین و مکفرین احمدیت کو جو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج دیا ہے اس کے بعد احمدیت کی تائید میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشانات پر جماعتوں میں اظہار تشکر کے طور پر جلسے ہو رہے ہیں۔ قبل ازیں اس سلسلہ میں بہت سی رپورٹیں شائع ہو چکی ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق مزید جن جماعتوں سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے نام بغرض دعا و ریکارڈ درج ذیل ہیں۔

(ایڈیٹر)

۱۔ جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ) ۲۔ جماعت احمدیہ النور (آندھرا) ۳۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد ۴۔ جماعت احمدیہ سونگڑہ۔

تھے وہ بچے ابھی اپنے والدین کی بے وقت جدائی سے بے حد غمگین ہیں۔ ابھی چند ماہ ہوگئے بڑی لڑکی کی شادی ہوئی ہے دوسری بیٹی کا نکاح ہمارے ہاں ہوا ہے ان کے باقی بچوں کیلئے بھی خاص طور پر دعا کی درخواست کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو آمین ان کے سارے کام خود کر دے آمین۔ ان کا حامی و ناصر ہو آمین

[۲]

دوسرا اعلان میری بیٹی کی دادی ماں کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے عزیزم عبد الحلیم قریشی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا نومولود حضور انور کی تحریک وقف نو کے ماتحت واقف زندگی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام "فرحان احمد ہمیز قریشی" رکھا ہے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت و زندگی کے ساتھ خادم اسلام نئی صدی کا مجاہد دین متین بنائے یہ بچہ قریشی عبد المنان آف مانٹریال کا پوتا ہے اور چوہدری الحاج بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نومولود کے والدین کو صحت کیساتھ زندگی عطا فرمائے دینی و دنیاوی انعامات کا وارث بنائے۔ نیز میری نواسی طاہرہ بست تاثر ف کو بھی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی صحت کے ساتھ خدمت دین والی بنائے آمین۔

اس خوشی میں پندرہ ڈالر ارسال کر رہی ہوں۔ ہدیہ اخبار بدر ۱۰ ڈالر اور ۵ ڈالر صدقہ ہیں۔

قسط دوم

قادیان دارالامان میں لجنہ اماء اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

تیسرا دن ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء

پہلا اجلاس: ۹ بجے زیر صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان حلقہ ۱ شروع ہوا۔ عزیزہ نزہت ریحانہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزہ امۃ الہادی شیریں نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

درس الحدیث: محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے حدیث کا درس دیا جس میں معاشرے کو پاک و صاف رکھنے۔ پڑوس کے حقوق۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک اور شرک سے بچنے کے متعلق احادیث سنا کر ان کی تشریح بیان فرمائی۔ اور ان احادیث کی روشنی میں عورتوں اور بچیوں کو اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

مقابلہ حفظ قرآن معیار دوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور موسلی بنی مائنز کی ۱۳ ممبرات نے حصہ لیا پھر معیار دوم کی ۶ بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ "زندہ نبی محمد ہیں پاسباں ہمارے"

مقابلہ حفظ قرآن معیار سوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان۔ کلکتہ اور موسلی بنی مائنز کی ۱۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ بعد ازاں نمائندہ ثنا اچھا پور۔ نمائندہ حیدر آباد۔ نمائندہ دہلی۔ نمائندہ کلکتہ۔ نمائندہ بریلی۔ نمائندہ خانپور ملکی نمائندہ یادگیر نے دو۔ دو منٹ اپنے خیالات کا اظہار بہنوں کے سامنے کیا۔

مقابلہ نظم خوانی معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان۔ یادگیر اور موسلی بنی مائنز کی ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ تقاریر معیار سوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان۔ کلکتہ اور موسلی بنی مائنز کی ۱۹ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ نظم خوانی معیار دوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور موسلی بنی مائنز کی ۱۲ ممبرات نے شرکت کی۔

مقابلہ حسن قرأت معیار دوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان کی صرف ۸ ممبرات نے حصہ لیا۔

دوسرا وقت: بعد نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کرنے کے بعد ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید امۃ النور شاہانہ نے کی۔ نظم عزیزہ طیبہ ناہید نے خوش الحانی سے پڑھی۔

مقابلہ حسن قرأت معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور یادگیر کی ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ نظم خوانی معیار سوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور کلکتہ کی ۱۳ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ تقاریر معیار دوم ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور موسلی بنی مائنز کی ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ فی البدیہہ تقاریر معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ: اس مقابلہ میں قادیان اور یادگیر کی ۱۶ ممبرات نے حصہ لیا۔

مقابلہ ذہنی آزمائش ناصرات الاحمدیہ: لائحہ عمل میں سیرت آنحضرت صلعم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نیز تاریخ احمدیت کے متعلق بھی متفرق چھوٹے چھوٹے سوال بچیوں سے پوچھے گئے۔ الحمد للہ کہ بچیوں نے اتنی عمدہ تیاری کی تھی کہ نصف گھنٹے کے مقابلہ میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اور اس میں قادیان اور یادگیر کی ممبرات شامل ہوئیں۔

مقابلہ بیت بازی ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل اور دوم: اس میں قادیان کی ۹ ممبرات اور یادگیر کی ایک ممبر ملا کر دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں۔ نصف گھنٹے میں ۲۰۰ کے قریب اشعار بچیوں نے بولے اور دونوں ٹیموں کو برابر کا حقدار قرار دیا گیا۔

تحریک حفظ قرآن و حفظ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام: حضرت مصلح موعودؓ نے حفظ قرآن مجید کی تحریک ۱۹۴۸ء سے قبل قادیان میں کی تھی کہ اگر قرآن مجید اس طرح حفظ کیا جائے کہ ایک عورت جتنا حصہ حفظ کرے اس سے آگے کا دوسری کرے اس سے آگے کا تیسری کرے تو اس طرح کچھ بلکہ قرآن مجید مکمل حفظ کر سکتی ہیں۔ گذشتہ سالانہ اجتماع پر مکرمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے لجنات کے سامنے اس تحریک کو پیش کیا کہ لجنات کی ممبرات قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ حصہ حفظ کریں۔ تاکہ اس طرح لجنہ اماء اللہ کی ممبرات قرآن مجید کا زیادہ سے زیادہ حصہ اپنے ذہنوں میں محفوظ کر سکیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۸ء رمضان المبارک کے متعلق جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی ہے کہ احمدیوں کو جس حد تک ہو سکے قرآن کریم حفظ کرنا چاہیئے۔ اور بچیوں کو زیادہ سے زیادہ سورتیں یاد کرانی چاہئیں۔ تمام لجنات کو یہ خطبہ سنانے اور عمل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ رپورٹیں بھی آئی تھیں کہ لجنہ و ناصرات کو سنا دیا گیا۔ لیکن حفظ کرانے کی معین رپورٹ سوائے قادیان کے کسی لجنہ نے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال قادیان کی ۱۴ ممبرات نے ۳ پارے ۲½ پارے ۲ پارے اور نیچے دو پارے تک مختلف جگہوں سے حفظ کر لیا ہے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل کی ایک بچی نے پہلا پارہ مکمل اور آخری پارہ نصف حفظ کیا ہے۔

اسی طرح گذشتہ اجتماع پر ممبرات کو یہ توجہ دلائی گئی تھی کہ لگاتار بیت بازی کے مقابلہ کی وجہ سے درثمین، کلام محمود، درعدن اور کلام طاہر نصف سے زیادہ ہماری ممبرات لجنہ و ناصرات کو یاد ہو گئی ہیں۔ آئندہ سال عربی قصیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیادہ سے زیادہ اشعار جو ممبر لجنہ یاد کرے گی اس کو خاص انعام دیا جائے گا۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق یاد کرنے والیوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے گا اور اپنا قرب عطا کرے گا۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷ ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مکمل (۷۰ اشعار) حفظ کر لئے ہیں الحمد للہ۔ قرآن مجید کا حصہ حفظ کرنے والی اور قصیدہ حفظ کرنے والی ممبرات کو خاص طور پر انعامات دیئے گئے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ کی طرف پھر توجہ دلائی گئی ہے۔

تقسیم انعامات: تمام مقابلہ جات کے بعد محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ قادیان نے سب سے پہلے موازنہ میں اوّل آنے والی لجنہ اور ناصرات کو ٹرافیاں عطا کیں اور پوزیشن لینے والی لجنات و ناصرات کو شیلڈز دی گئیں۔ اس کے بعد تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات کو اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات کو انعام تقسیم کئے گئے۔ ازاں بعد محترمہ مبشرہ طاہر صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔

اختتامی خطاب: محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ قادیان نے اپنے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مستورات کی توجہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیغام اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے پیغام کی طرف مبذول کرائی۔ اور آئندہ سال خصوصیت سے دعاؤں اور تبلیغ کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے خلافت سے وابستہ رہنے اور اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی طرف زور دیا۔ تا نئی صدی کا استقبال ہم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق کر سکیں۔ اور اپنی اولاد کو ایسا تیار کریں کہ وہ نئی صدی کی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں اٹھانے والیاں ہوں۔

ناصرات الاحمدیہ کی بہترین بچی کا انتخاب: آپ نے اپنے خطاب میں لجنات کو توجہ دلائی کہ اس سال لائحہ عمل میں بہترین ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل کی بہترین بچی کا انتخاب کرنے کے لئے بعض شرائط دی گئی تھیں۔ اس کے پیش نظر صرف قادیان نے عزیزہ عطیۃ القیوم ناصرہ بنت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کا انتخاب کیا۔ اور یادگیر نے عزیزہ صبیحہ معیار اوّل

ناصرات کا انتخاب کر کے بھجوایا۔ آئندہ نگران ناصرات الاحمدیہ کی اس طرح ٹریننگ کریں کہ معیار اوّل میں آکر ان کی بچیاں بہترین انتخاب کے معیار پر پوری اُتریں۔

محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے آنے والی مہمان مستورات ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان و تمام کارکنات کا شکریہ ادا کیا۔ عہد نامہ دہرایا گیا۔ اور بعد ازاں اجتماعی دُعا ہوئی۔

مجلس شوریٰ :— نمائندگان لجنات بھارت اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ اجتماع کے فوراً بعد منعقد ہوئی۔ نمائندگان کو جشن صد سالہ کے متعلق پروگرام مرتب کر کے دیا گیا کہ اس کے مطابق اپنی اپنی لجنہ کا پروگرام مرتب کر کے فوری دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔ اسی طرح بجٹ لجنہ مرکزیہ ۱۹۸۸ء تا ۱۹۸۹ء پیش کیا گیا۔

غیر احمدی و غیر مسلم خواتین کی شرکت :— لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع کے لئے دعوت نامے تمام سکولوں اور بعض گھرانوں میں بھی بھجوا دئے گئے تھے۔ لیکن ہندوؤں کا اس دن تہوار تھا جس کی وجہ سے صرف ۵ غیر مسلم خواتین ہی اس میں شامل ہوئیں۔

حیدرآباد کی جماعت نے ایک غیر احمدی خاتون کو اجتماع میں شرکت کیلئے بھجوایا انہوں نے پورا اجتماع بڑے شوق اور توجہ کے ساتھ سُنا۔

سری نگر سے ایک شادی کے سلسلہ میں ۶ غیر احمدی خواتین آئی ہوئی تھیں جنہوں نے اجتماع میں شرکت کی۔ تبلیغ کا موقع ملا۔

نماز باجماعت کا التزام :— اجتماع کے دوران نماز فجر، نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء تمام مہمان مستورات و قادیان کی مستورات مسجد مبارک کے ساتھ ملحقہ کمرہ بیت الفکر اور حضرت اماں جانؓ کے کمرہ میں باجماعت ادا کرتی تھیں۔ اسی طرح تمام کارکنات اجتماع گاہ میں باجماعت نماز ادا کرتی تھیں۔

انتظام طعام :— تمام مہمان مستورات کے کھانے کا انتظام ۳ دن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ منتظمہ طعام نے اپنی معاونات کے ساتھ مہمان خواتین کو اجتماع گاہ کے ساتھ ملحقہ کمروں میں کھلانے کا کام سر انجام دیا۔ تینوں دن مہمان مستورات صحیح وقت پر آکر کھانا کھاتی رہیں اور اس کی وجہ سے جلسہ بھی صحیح وقت پر شروع ہوتا رہا۔ کھانا پکوانے اور بھجوانے کا کام مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے اپنی نگرانی میں کرایا جس کے لئے عہدیداران لجنہ مرکزیہ قادیان ان کی مشکور رہیں۔

حاضری :— اجتماع کے تین دنوں میں اوسطاً حاضری ۵۱۲ رہی۔

دکان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ :— اس موقعہ پر شعبہ ضیافت لجنہ مرکزیہ کے تحت چائے و دیگر اشیاء کی دکان لگا دی گئی تھی۔ تاکہ عورتوں کو بچوں کی وجہ سے بار بار گھر نہ جانا پڑے۔ مہمان مستورات اور باہر سے آنے والی مستورات کی چائے سے تواضع بھی کی گئی۔

شکریہ :— لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تمام ان بزرگان کا جنہوں نے درس القرآن۔ درس الحدیث۔ ذکر حبیبؑ اور تربیت اولاد کے متعلق تقاریر کیں۔ اور اپنے زریں نصائح سے مستورات کو نوازا ان کی مشکور ہے۔ اسی طرح اس موقع پر مکرم چوہدری عبد السلام صاحب و مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل۔ مکرم جاوید اقبال صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب طاہر نے مختلف بیرونی کاموں میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ساتھ تعاون کیا جس کے ہم مشکور ہیں۔ اسی طرح جنہوں نے جمنٹ کے فرائض ادا کئے اور جن ممبرات نے اپنی ڈیوٹیاں اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے بہترین رنگ میں ادا کیں لجنہ مرکزیہ ان سب کی مشکور ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؎

ترسیل چندہ سے متعلق ضروری ہدایات

بعض سیکرٹریان مال اور احباب جماعت اپنے چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت صحیح طریق کار کو ملحوظ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے نظارت بیت المال آمد اور دفتر محاسب کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اندریں صورت تمام سیکرٹریان مال اور احباب جماعت سے گزارش ہے کہ :—

(۱) :— وہ اپنے چندہ جات پر مشتمل ڈرافٹ یا منی آرڈر کسی فرد کے ذاتی نام کی بجائے "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام بھجوایا کریں۔

(۲) :— حتی الامکان چیکوں کی بجائے بذریعہ ڈرافٹ رقم بھجوانے کو ترجیح دیں۔

(۳) :— جس قدر رقم کا ڈرافٹ یا منی آرڈر ہو صرف اُسی کی تفصیل درج کریں۔

(۴) :— اخراجات ڈرافٹ یا منی آرڈر لوکل فنڈ سے ادا کئے جائیں۔

اُمید ہے کہ جملہ سیکرٹریان مال و احباب جماعت ترسیل چندہ کے سلسلہ میں ان ہدایات کو ملحوظ رکھیں گے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان

تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وقف جدید کے چندہ کی مدّ میں درج ذیل نئی مد کا اضافہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے کیا گیا ہے لہٰذا احباب جماعت (انصار۔ خدام، اطفال۔ لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ) سے درخواست ہے کہ ان میں بھرپور حصہ لیں۔

(۱) :— چندہ وقفِ جدید۔ غیر مسلموں میں تبلیغ۔

(۲) :— " " " ۔ خدمتِ خلق۔

(۳) :— " " " ۔ عطایا۔

(۴) :— " " " ۔ متفرق۔ اس مد میں اشاعت لٹریچر کے لئے چندہ دیں۔

جن جماعتوں میں سیکرٹری وقفِ جدید مقرر نہ ہوں وہاں وصولی وعدہ جات اور چندہ کی ادائیگی مکرم سیکرٹری صاحب مال کو کریں۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فریضہ ہے!
(مینیجر بدر)

ارشادِ نبویؐ

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ :— ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا۔ (متفق علیہ)

مُحتاجِ دُعا :— یکے از اراکین جماعت احمدیہ بھیونڈی (مہاراشٹر)

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔

ترجمہ :— دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

MOHAMMED RAHMAT PHONE: c/o 896008

AZ

SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.

45-B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY.
P.O. 400004

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903 { CALCUTTA-700073

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ مغفورۃ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم مورخہ ۵/۱۱/۸۸ بعمر ۸۲ سال وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والدہ مرحومہ بڑی عابدہ و شاکرہ احمدیت کی فدائی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ سالہا سال تک لجنہ کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل علالت کے دوران خدمات کا موقع ملا۔ مکرم میاں عباس احمد خان صاحب (حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے) کی رضاعی والدہ تھیں۔ مورخہ ۶/۱۱/۸۸ کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب و خواتین جماعت سے والدہ مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ والدہ مرحومہ کے بطن سے ہم پانچ بھائی تین بہنیں ہیں۔ بفضل خدا کے فضل سے سب کے سب شادی شدہ صاحب اولاد ہیں۔ یہ خاکسار مولوی فتح محمد صاحب اسلم مرحوم درویش قادیان کا داماد ہے۔ احباب کرام سارے پسماندگان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار۔ سید شاہ میر احمد اشرف
اشرف ٹی سٹال گول بازار ربوہ

JOBBERS PLATE
TVS
AUTHORISED DEALERS

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
28-5222 }
28-1652 } ٹیلیفون نمبر :-

ہر قسم کی گاڑیوں - پٹرول و ڈیزل کار - ٹرک - بس - جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS
16, MANGOE LANE CALCUTTA-700001
۱۶ - مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE { OFFICE:- 634 8179
RESI :- 629389

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!
(از الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG-CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD
CORRUGATED BOXES DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA- 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ :-

خورشید بکالتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون نمبر - ۶۲۹۲۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTO WINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE { 76360
74350

آٹو ونگس

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈرلیس، مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS CHANDAN BAZAR
BHADRAK. DISTT, BALASORE ORISSA

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY,
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL - SUPPLIERS.
CANNANORE. 670001. PHONE. NO-4498-
HEAD OFFICE: P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA.)
PHONE NO-12

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	**گڈلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :-

SAIRA Traders
WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002 - PHONE NO 522360

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ :- نمبر ۲/۱۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد دکن (آندھرا پردیش) (فون نمبر ۲۹۱۶)

مَیں جناب خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ختمِ نبوّت کا قائل ہوں۔

(تقریر واجب الاعلان)

MIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل ، ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!